UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2013**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

6828033030

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

پہلے ان ہدایات کو غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملی ہے تو اس کے پہلے صفحے پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔

تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور اُمیدوار نمبر لکھیے۔

صرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کے قلم سے لکھیے ۔

سٹیپل، پیپر کلپس، ہائی لائٹر، گوند یا ٹپ ایکس کا استعمال نہ کیجیے۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

تمام سوالوں کا جواب دیجیے۔

امتحان کے آخر میں تمام پرچے حفاظت سے باندھ دیجیے۔

تمام سوالات یا اُن کے حصّوں کے مارکس اُن کے آخر میں بریکٹ میں دیے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **4** printed pages.

DC (NH/JF) 63496/3
© UCLES 2013

UNIVERSITY of CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

www.theallpapers.com

اقتباس A

اقتباس A اور اقتباس B کو غور سے پڑھیے۔ پھر سوال نمبر 1 اور 2 کے جواب لکھیے ۔

’’عمل سے زندگی بنتی ہے۔۔‘‘ ’’محنت کا پھل میٹھا ہوتا ہے‘‘ ۔۔’’محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی‘‘ یہ سب کہاوتیں تقریباً سب نے کبھی نہ کبھی سُنی یا پڑھی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے محنت کی‘ انھوں نے ثابت کر دیا کہ اُن کو ملنے والا انعام ومقام اسی محنت کا نتیجہ ہے چاہے وہ ہالینڈ میں اُس چھوٹے سے بچّے کی کہانی ہو جو ساری رات دیوار کے سوراخ میں انگلی دیے بیٹھا رہا کہ سمندر کا پانی اس میں سے داخل ہو کر اس کے ملک کو ڈبو نہ دے یا اُن سائنس دانوں کی محنت جو چاند پر پہنچنے کی جدو جہد کرتے رہے اور ایک دن ثابت کر دیا کہ ان کی خواہش ایک دیوانے کا خواب نہیں تھا بلکہ انتھک محنت اور تجربات سے اُنھوں نے چاند پر انسانی قدموں کو پہنچا ہی دیا۔

جو لوگ آج کامیاب ہیں اور ان سے پہلے جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں ‘ اُنھیں صرف اپنی محنت کی وجہ سے یہ کامیابی اور شہرت حاصل ہوئی ہے۔ راتوں رات امیر ہونے کے قصّے صرف کہانیوں کی حد تک صحیح ہیں۔ برّ صغیر میں بہت سے لوگ لیمپ کی روشنی میں پڑھتے رہے اور دِن میں معمولی مزدوری کر کے اپنا اور گھر والوں کا پیٹ بھرنے کی ذمّہ داری بھی پوری کرتے رہے۔ اِن لوگوں نے بھی اپنی محنت سے زندگی میں کامیابی حاصل کی اور دوسروں کے لیے مثال بن گئے۔

دولت سے چیزیں تو خریدی جا سکتی ہیں لیکن علوم وفنون ‘ کتب و دیگر اشیاء خریدنے کی سکت نہ بھی ہو تو لائبریری یا انٹرنیٹ یہ کمی پوری کر دیتی ہے اور پھر ہر چیز کی چوری ہو سکتی ہے لیکن علم وہ دولت ہے جو کبھی چرائی نہیں جا سکتی۔

مغربی اقوام نے اسی لگن‘ محنت اور جدو جہد سے اتنی ترقّی کی اور دنیا پر چھا گئے جب کہ مشرق کے لوگوں نے ریاضی وطب میں جو علم پیش کیا وہ موجودہ طبّی وجرّاحی علوم کی بنیاد بنا۔ آج کے نوجوانوں کو اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی منزل خود مُتعیّن کرنا ہوگی اور دنیا کو ایسی ایجادات مہیّا کرنا ہوں گی جن سے نہ صرف حالیہ دور کے بلکہ مستقبل میں پیش آنے والے مسائل حل ہو سکیں۔

© UCLES 2013

www.theallpapers.com

اقتباس B

شانتا گوری ایک ہندوستانی خاندان میں 2 فروری 1927 کو پیدا ہوئی اور کینیا میں مقیم ایک ہندوستانی تاجر لکشمی شنکر سے اس کی شادی 1945 میں ہوئی۔ اُن کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ 1956 میں کینیا میں سیاسی حالات خراب ہونے کی وجہ سے انہیں کینیا چھوڑنا پڑا اور وہ بذریعہ بحری جہاز لندن پہنچے۔ اُن کی جیب میں صرف پانچ پونڈ تھے۔

لکشمی شنکر کام کی تلاش میں نکلے تو مقامی کونسل نے اُنہیں نالیاں صاف کرنے کے کام کی پیشکش کی۔ شانتا نے اُنہیں یہ کام کرنے سے منع کیا کیونکہ یہ اُن کی حیثیت اور عزت کے خلاف تھا۔ کینیا میں ان کا اپنا مٹھائی اور نمکیات کا کاروبار تھا لہٰذا شانتا نے اپنے کرایے کے فلیٹ کے چھوٹے سے باورچی خانے میں ہندوستانی مٹھائیاں اور نمکو بنانے شروع کیے۔ جلد ہی اُن کی بنائی ہوئی چیزیں اتنی پسند کی جانے لگیں کہ سارے خاندان کو کام میں ہاتھ بٹانا پڑا۔ دونوں میاں بیوی چوبیس میں سے اٹھارہ گھنٹے کام کرتے جس میں یہ سب چیزیں بنانے اور بیچنے کا کام جاری رہتا۔ بچّے بھی سکول سے آ کر اُن کا ہاتھ بٹاتے۔ پچاس کی دہائی میں اُنہوں نے اتنے پیسے بچا لیے کہ ایک چھوٹی سی دکان خرید سکیں۔ پھر اُنہوں نے لندن کے دوسرے علاقے میں ایک اور دکان خرید لی اور اپنے دونوں بڑے بیٹوں کو پرائیویٹ سکولوں میں داخل کروا دیا۔

اردگرد رہنے والے لوگوں نے جب شور اور کھانوں کی مہک سے متعلق شکائت کی تو کونسل نے انہیں تین مہینے کی مہلت دی کہ اپنے بڑھتے ہوئے کاروبار کے لیے رہائشی علاقے سے ہٹ کر کوئی جگہ تلاش کریں۔ لکشمی شنکر کو لندن سے باہر ایک بند کارخانے کی عمارت مِل گئی اور یہ خاندان لندن سے باہر منتقل ہو گیا۔

ایک دفعہ ضرورت سے زیادہ سبزیوں کا آرڈر دینے کی بنا پر اُن کا تقریباً دیوالیہ ہو گیا۔ لیکن حالات پر قابو پانے کے لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ سبزیوں کو محفوظ کر لیا جائے۔ انہوں نے ان سبزیوں سے اچار اور چٹنیاں بنا کر لوگوں کو ایک نئے ذائقے سے آشنا کر دیا۔ اس کے بعد مزید مصالحے تیار کیے گئے جو ہاتھوں ہاتھ بکنے لگے۔

ستّر کی دہائی میں ان لوگوں کی قسمت مزید جاگ گئی جب عیدی امین کے یوگینڈا سے ہزاروں ایشیائی برطانیہ میں آ گئے۔ لکشمی شنکر کو نہ صرف ان کے کیمپوں میں کھانا پہنچانے کا ٹھیکہ مل گیا بلکہ انہیں برطانوی طور طریقوں سے متعلق معلومات فراہم کرنے کی ذمہ داری بھی دے دی گئی۔ جب ان مہاجروں نے بعد میں اپنی دکانیں اور ریسٹورینٹ کھولے تو پاٹک خاندان سے ان کے لیے سامان مہیا ہونے لگا۔

1976 میں جب ان میاں بیوی نے کاروبار کی دیکھ بھال اپنے بچّوں کے سپرد کی تو دوسرے ملکوں کے علاوہ برطانیہ کے تقریباً 7500 ایشیائی ریسٹورینٹ میں ان کے تیار کیے ہوئے اچار چٹنیاں اور دوسری اشیاء فروخت کی جاتی تھیں۔

انہوں نے اپنی آمدنی سے برطانیہ اور ہندوستان، دونوں ملکوں میں صحت اور تعلیم کے لیے کروڑوں روپے عطیہ دیا۔

www.theallpapers.com

1 ”زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو محنت کرتے ہیں“۔اس موضوع پر مضمون لکھیے۔

دونوں اقتباسات سے معلومات کا استعمال کیجیے۔

یہ مضمون تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اس سوال کے دیے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے مزید ۱۰ مارکس دیے جاسکتے ہیں ۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

2 آپ کے سکول میں ایک تقریری مقابلے کا اعلان کیا گیا ہے۔ آپ اس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔

”طالب علم قوم کے معمار ہیں“ کے تحت ایک تقریر لکھیے۔

یہ تقریر تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔

اس سوال کے دیے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے مزید ۱۰ مارکس دیے جاسکتے ہیں۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

Copyright Acknowledgements:

Passage B © *Obituaries*; The Daily Telegraph; Telegraph Media Group Ltd; September 2012.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

www.theallpapers.com